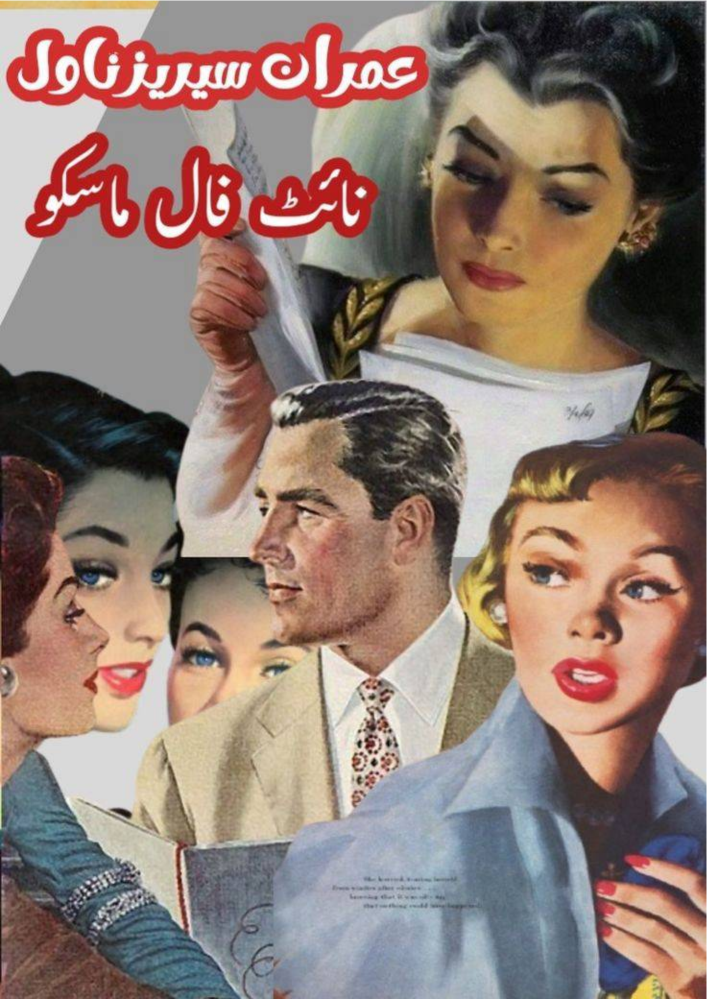
عمران سیریز ناول

نائٹ فال ماسکو



ناول

نائٹ فال ماسکو

نورین خان

عمران سیریز ناول نائٹ فال ماسکو

5 جنوری، 2025

اسکا قد درمیانہ اور مضبوط اور قدرے لمبا تھا،
اس کا جسم کسرتی اور متناسب تھا،
جو اس کی ذہنی صلاحیت اور جسمانی طاقت کو ظاہر کرتا تھا۔
"اس کا قد تقریباً 5 فٹ 10 انچ کے قریب تھا،
"جس سے اس کی شخصیت مضبوط اور پُر اعتماد نظر آتی تھی۔"
اس کی چال تیز اور مطمئن نظر آ رہی تھی،
"جیسے وہ ہمیشہ اپنے مقصد کی طرف متوجہ ہو۔
آج اس سخت سردی میں بھی بیفکری سے چل رہا تھا۔
"اس کا لباس ایک کلاسیکی اور منفرد انداز میں تھا۔
"سر پر اس نے ایک چمڑے کی "ڈیرسٹاکر" ٹوپی پہنی ہوتی تھی،
جو اس کی شناخت کا اہم حصہ تھی۔
"یہ ٹوپی دونوں طرف سے جھکی ہوئی ہوتی تھی، اس کے کانوں کو ڈھانپے ہوئے،
اور اس کی آنکھوں کا زیادہ تر حصہ کھلا ہوتا تھا،" جس سے وہ ہر منظر کو بڑی احتیاط سے دیکھ سکتا تھا۔
"ہمیشہ کیطرح اس کا کوٹ ہمیشہ چیک شدہ یا ٹویڈ مواد کا ہوتا تھا،
جو سردیوں میں اس کو گرمی فراہم کرتا تھا اور اس کی شخصیت کو مزید رازدارانہ اور پرکشس بناتا تھا۔"
کوٹ کی لمبائی تقریباً گھٹنوں تک ہوتی تھی،
جس میں جیبیں بڑی ہوتی تھیں،
جہاں وہ اپنے ضروری سامان اور نوٹس رکھتا تھا۔ اس کے کوٹ کا رنگ عموماً بھورا یا خاکی ہوتا تھا،
جو اسے ایک سنجیدہ اور معقول شخص کے طور پر ظاہر کرتا تھا۔"
حالانکہ وہ سنجیدہ بالکل بھی نہ تھا۔
" بلکہ اسکے چہرے پر آحمقانہ کیفیت ہر وقت طاری ہوتی تھی۔
اس کی پینٹ یا ٹائٹس ہمیشہ سادہ اور عمدہ کپڑے کی ہوتی تھیں،
جو اس کی روزمرہ کی نقل و حرکت میں رکاوٹ نہ بنیں۔"
اس کے جوتے مضبوط اور چمڑے کے ہوتے تھے،
جو اس کی عملی نوعیت کو ظاہر کرتے تھے۔"
" کیونکہ بعض اوقات اسے پیدل بھی میلوں چلنا پڑتا تھا اس کے ہاتھوں میں ایک باریک پائپ یا سگریٹ تھا،
جس کے کش لگا رہا تھا۔

اس کے چہرے پر ایک متفکر اور گہری سوچ کی جھلک تھی،
جیسے وہ ہر وقت کسی نہ کسی معمہ کو حل کرنے میں مصروف ہو۔"
اس کی آنکھوں میں ایک خاص چمک ہوتی تھی،" جو کسی راز کے قریب پہنچنے کی تصدیق کرتی تھی۔
نیا سال شروع ہو چکا تھا اور عمران جنوری کی یخ بستہ ٹھٹھرتی شام میں ماسکو کی سڑکوں پر چہل قدمی کر رہا تھا۔"
"زمین پر بکھرے برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے چمک رہے تھے،
جیسے آسمان نے زمین کو سفید چاندنی کا تحفہ دیا ہو۔"
"سرد ہوا کا ایک تیز جھونکا اس کے چہرے پر لگا اور اس کا جسم لرزنے لگا،
مگر اس نے اپنے گرم لباس میں خود کو لپیٹ لیا،" جیسے یہ دنیا کی سب سے قیمتی پناہ ہو۔
"بارش کی بوندیں آسمان سے گر کر برف پر پگھل رہی تھیں،
اور پورا شہر ایک نرم سفید چادر میں ڈوبا ہوا تھا۔"
بڑے بڑے درختوں کی ٹہنیاں برف سے جھک کر جیسے زمین کو سلیوٹ کر رہی تھیں،
اور سڑکوں پر گاڑیاں دھندلی روشنی چھوڑتی ہوئیں آرام سے گزر رہی تھیں۔"
عمران کی نظریں آگے کی طرف تھیں،
جہاں کچھ دور ایک قدیم عمارت کی چھت سے دھواں نکل رہا تھا۔
"ہر چیز خاموش تھی، جیسے وقت خود ٹھہر گیا ہو۔
وہ ایک پل کے لیے رکا، گہری سانس لی،
اور اپنی موجودگی کو اس منظر کے ساتھ ملانے لگا۔"
یہاں، اس سرد شہر میں، وہ کچھ لمحے تلاش کر رہا تھا—
"ایک لمحہ جو نئے سال کی ابتدا کو دل میں بسانے کے لیے کافی ہو۔
پتہ نہیں مجھے کس پاگل گدھے نے مشورہ دیا تھا اس سنگین موسم میں یہاں آنے کا۔
"عمران برف باری میں ماسکو کی سڑکوں پر چل رہا تھا۔
آسمان پر گھنے بادل چھائے ہوئے تھے اور برف کی بوندیں بے حد نرم اور تیز تیز اس کے چہرے پر گر رہی تھیں۔"
شہر کی سڑکیں ویران تھیں، جیسے دنیا نے اس لمحے کو اپنے اندر سمو لیا ہو۔
چاروں طرف سکوت تھا، سناٹا تھا،
صرف برف کے نرم جھرنوں کی آواز سنائی دے رہی تھی۔"
عمارتوں کی چھتوں پر سفید چادر بچھی ہوئی تھی،
اور درختوں کی ٹہنیاں برف سے جھکی ہوئی تھیں۔
عمران کے قدموں کے نشان برف پر گہرے نشان چھوڑ رہے تھے،
جیسے وہ ہر قدم کے ساتھ شہر کی خاموشی کو توڑ رہا ہو۔
سرد ہوا کی تیز لہر اس کے جسم کو چیر رہی تھی، مگر وہ اپنی گہرائیوں میں کہیں ایک عجیب سی سکون کی تلاش میں تھا۔
اس کا چہرہ سرخ ہو چکا تھا، لیکن دل میں کوئی ہلچل نہیں تھی۔

میرا کم بخت خانساماں کہتا ہے کہ یہ عاشقانہ موسم ہوتا ہے۔
مگر میرے خیال میں یہ ایک جاہلانہ موسم ہے۔
وہ بھی اس قدر سرد توبہ ہے۔
وہ چلتے چلتے ایک پل کے لیے رکا،
ٹھنڈی ہوا نے اس کے جسم کو جھنجھوڑا۔"
اس نے آسمان کی طرف نظر ڈالی،
جہاں برف کی بوندیں چمک رہی تھیں،
جیسے کوئی کہانی بے آواز ہو کر گم ہو رہی ہو۔ ماسکو کی ویران سڑکوں پر وہ اکیلا تھا،
مگر اس کا دل اس سکوت میں گم ہو چکا تھا،
جیسے برف اور ہوا کے درمیان اس کا وجود بھی مٹ چکا ہو۔

سلیمان اپنے فلیٹ پر موجود تھا مزے سے ٹی وی دیکھ رہا تھا۔
پاس پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو سلیمان فون کا ریسور اٹھا لیتا ہے۔
سلیمان بول رہا ہوں۔' جی فرمایئے۔
کیپٹن فیاض بات کر رہا ہوں"۔۔۔۔۔دوسری طرف سے فیاض کی آواز سنائی دی۔
جی فیاض صاحب مزاج کیسے ہیں آج ہم غریبوں کو کیسے یاد کیا؟
مزاج کو گولی مارو سلیمان یہ بتاؤ عمران کہاں ہے اس وقت اس سے بات کرا دو۔
عمران صاحب گھر پر موجود نہیں ہے۔
تو پھر بتاؤ نہ کہاں گئے ہیں؟
دیکھئے فیاض صاحب پہلے بھی جب میں نے آپکو بتایا تھا تب مجھے ایک ہفتے کی سزا ملی تھی۔
اس بار بتایا تو نجانے کیا ہوگا۔
کچھ نہیں ہوگا سلیمان پیارے بس ایک مہینہ سزا

بھگتنا میری خاطر۔
عمران صاحب روس گئے ہے ضروری کام سے۔
حالانکہ میں نے منع بھی کیا تھا کہ صاحب اس سردی میں آپکی وہاں قلفی جم جائے گی۔
مگر پھر بھی چلے گئے۔"

ماسکو میں عمران کو ایک چھوٹا سا فلیٹ مل گیا تھا، کمرہ بجلی کی روشنی سے جگمگا رہا تھا۔
دیواروں پر قدرتی مناظر کے فریم قرینے سے آویزاں تھے۔"

ایک طرف میز جس پر اسکا لیپ ٹاپ اور ساتھ دو کرسیاں رکھی ہوئی تھیں۔
دوسری طرف شلیف اور ساتھ ہی کپڑوں کی الماری پڑی تھی۔
اچھا خاصا چھوٹا سا گھر تھا جس کا مالک ایک روسی موٹا آدمی تھا، جس کا نام سرگئی تھا۔
وہ ایک عیاش مگر فطرتاً اچھا شخص تھا، جو ہمیشہ نئی نئی خواتین کے ساتھ نظر آتا تھا۔
ہر روز اس کے فلیٹ میں مختلف خواتین آتیں، اور سرگئی ان سے خوش گپیاں کرتا رہتا۔
ان خواتین کے ساتھ سرگئی کی بے تکلفی اور چہرے پر مسکراہٹیں اس کی عادت بن چکی تھیں۔
عمران، جو فلیٹ کی کھڑکی کے قریب بیٹھا رہتا، اکثر ان منظر کو خاموشی سے دیکھتا۔
سرگئی اور ان خواتین کی بے پرواہ باتوں نے اسے حیرانی میں ڈال رکھا تھا۔
اس کے ذہن میں ایک عجیب سی کیفیت آئی کہ وہ اس موٹے آدمی کو تنگ کرے،
کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سرگئی کی زندگی میں کچھ بھی سچ نہیں تھا بس عورتوں سے دوستیاں اسے بہت پسند تھی۔
ایک دن عمران نے اپنی کھڑکی سے باہر جھانک کر سرگئی کے سامنے آتے ہوئے ہر خاتون کے ساتھ اسے ایک عجیب سا اشارہ کیا۔
" آج کا راز کیا ہے، انکل سرگئی؟" عمران نے ہنستے ہوئے کہا، " کیا آج پھر کوئی نئی داستان شروع ہو رہی ہے؟"
سرگئی نے بے تکلف ہو کر جواب دیا، " تم بہت فضول سوالات کرتے ہو، عمران "! لیکن عمران کو مزا آ رہا تھا کہ اس نے اس کے پر سرار چہرے کو بے نقاب کیا تھا۔
اب یہ خاتون کون ہے؟ انکل سرگئی
یہ اچھا یہ خاتون۔۔
ہاں ہاں یہی خاتون کپکپاتے ہوئے پتلے پتلے ہونٹوں کا گلابی پن اور مرمریں باہوں کا لوچ، جسم پر چست لباس۔
میرے بھائی یہ میرے ماموں کی بیٹی رینا ہے۔
انکل سرگئی اپنی ماموں کی بیٹی کا خیال رکھنا مگر مجھے ماموں تو مت بناو نہ۔
عمران کی شرارتیں سرگئی کے لیے ایک معمول بن چکی تھیں۔
ہر روز، جب وہ کسی نئی خاتون کے ساتھ آتا، عمران کھڑکی سے اس کا مذاق اُڑانے کا کوئی نہ کوئی طریقہ ڈھونڈ لیتا۔
ایک دن سرگئی نے ایک خوبصورت روسی خاتون کو اپنے فلیٹ میں مدعو کیا۔
وہ جیسے ہی دروازے کے قریب پہنچا، عمران نے کھڑکی سے سرگئی کو آواز دی، " آج پھر نئی مہم، انکل سرگئی؟ اس دفعہ کون سی شہزادی آئی ہے؟"
کچھ نہیں بس یونہی پوچھ رہا ہوں بہت خوبصورت ہے۔
سرگئی نے سر ہلا کر ہنستے ہوئے کہا، " تمہارے سوالات سن کر مجھے ایسا لگتا ہے کہ تم میرے ذاتی جاسوس ہو "! عمران نے مزید چہک کر کہا،
" نہیں، انکل سرگئی، بس آپ کا انتخاب دیکھ کر دل خوش ہو جاتا ہے،
کبھی سوچا ہے کہ آپ واقعی کسی 'عظیم اسکالر' کی طرح نظر آتے ہیں، جس کے پاس ہر دن نیا سبق ہو؟"
سرگئی ہنستے ہوئے کہا، " تمہاری زبان بڑی تیز ہے، عمران لیکن یاد رکھو، اگر تم نے میری عزت مزید اُچھالی تو کل تمہیں ایک 'اسپیشل ملاقات' کی دعوت دوں گا "!
عمران نے چہکتے ہوئے جواب دیا، " اسپیشل ملاقات؟ آپ کی ملاقاتوں کا کیا حال ہے، انکل؟
میرے لیے تو وہ بس ایک گلاب کی طرح ہیں، ہر روز نیا رنگ اور خوشبو "!
اور پھر جب انکل سرگئی نے بڑھ کر اپنی باہیں اسکی گلے میں ڈالدیں۔
بس بس انکل سرگئی یہاں شروع مت ہو جایئے میں شریف بچہ ہوم۔
یہ سن کر سرگئی اور اس کی ساتھی خاتون دونوں ہنسی میں ڈوب گئے

عمران کی شرارتیں روزانہ کا معمول بن چکی تھیں، اور سرگئی کو بھی اب ان میں مزہ آنے لگا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ عمران اسکا مذاق صرف مزے کے لیے اڑاتا ہے، اور اسکی تضحیک نہیں کرتا اور انکل سرگئی کے لیے یہ ایک اچھا تفریحی موقع تھا۔

عمران دل ہی دل میں مسکراتا ہوا بولا، "جاسوس تو میں ہوں"! وہ جانتا تھا کہ مسٹر سرگئی اور اس کی نئی مہمان کو اس کی چھپ چھپ کر کی جانے والی شرارتوں کا علم نہیں ہوتا۔

ہر روز، وہ کھڑکی سے ان کی چپ چاپ نظروں سے تماشہ دیکھتا اور اپنے ذہن میں ان کی ایک ایک حرکت کا حساب رکھتا۔

"آج تم دونوں کو کیا راز بتاؤں گا؟" وہ ہنستے ہوئے سوچتا، "کیا سرگئی کے پچھلے کئی رومانوی 'ایڈونچرز' کی تاریخ میں کوئی نیا باب شامل ہوگا؟"

وہ جانتا تھا کہ سرگئی کی زندگی میں کوئی خاص مقصد نہیں تھا زندگی گزار رہا تھا، بس دن گزرتے جاتے تھے اور ہر دن ایک نئی عورت کے ساتھ۔

عمران اپنی شرارتوں سے محظوظ خود بھی محظوظ ہوتا تھا۔ وہ اس لمحے میں ایک راز دار کی طرح تھا، ایک ایسا جاسوس جو کسی کے راز چُپکے سے جان لیتا ہے،

لیکن کبھی کسی کو بتاتا نہیں تھا۔ وہ ہمیشہ اپنے دل میں ہنسی چھپائے رکھتا، کیونکہ سرگئی اور اس کی مہمانوں کی نظر میں وہ ہمیشہ صرف ایک معمولی اور معصوم سا لڑکا تھا۔

"تمہاری ہر حرکت کو نوٹ کرنا میرا کام ہے، انکل"! عمران نے اپنے آپ سے کہا اور مزید مذاق کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

نجانے کیوں آج عمران کو سوپر فیاض کی یادشدت سے آ رہی تھی۔

پاکشیا میں تو روز اس سے تو تو میں میں ہوتی تھی۔

فیاض ہمیشہ عمران کو منع کرتے تھے کہ کسی کی ٹوہ میں رہنا بڑی بات ہے۔

آہا۔۔۔ یہ جملہ اس آدمی کی زبان سے سن رہا ہوں جو دوسروں کی ٹوہ میں رہنے والوں کا سپرنٹنڈنٹ ہے۔ عمران فیاض کی باتوں کو یاد کر رہا تھا۔

اچانک اسے کچھ آوازیں سنائی دی۔ عمران نے کھڑکی سے نیچے دیکھا کہ انکل سرگئی کے فلیٹ میں ایک عجیب وغریب خاتون آئی ہے۔ اس کے چہرے پر ایک سنجیدگی طاری تھی۔ وہ خاتون فوراً عمران کی توجہ کا مرکز بن گئی۔ وہ نہ تو سرگئی کے ساتھ بے تکلف ہو رہی تھی، اور نہ ہی خوشگوار انداز میں بات چیت کر رہی تھی۔

اس کی آنکھوں میں ایک گہری منصوبہ بندی کا عکس نظر آ رہا تھا۔

عمران کھڑکی سے سرگئی کے فلیٹ کی طرف دیکھ رہا تھا جب وہ عورت فون پر بات کرنے لگی۔

اس کی آواز ناز وادا سے بلند ہوئی، اور عمران نے کچھ ایسا سنا جو اس کے لیے غیر متوقع تھا:"

عنقریب پاکشیا سے ایک قیمتی فائل چوری ہونے والی ہے، اور ہمارا جاسوس کل رات پاکشیا جا رہا ہے۔"

اس معاملے میں خاموشی اختیار کرنا۔

کسی کو کانوں کان خبر نہ ہونے پائے۔

یہ سن کر عمران کا دل تیز تیز دھڑکنے لگا۔ اس کے ذہن میں فوراً سوالات کی بارش ہونے لگی: "پاکشیا؟ وہ کون سے ملک سے ہے؟

اور یہ فون پر جاسوس کس ملک کا ہو سکتا ہے؟" وہ جانتا تھا کہ اس بات کا تعلق سرگئی اور اس کے کچھ رازوں سے ہو سکتا ہے۔

وہ عورت فون پر بات کرتے ہوئے سرگئی کی طرف متوجہ ہوئی، جیسے وہ دونوں کسی اہم ڈیل پر بات کر رہے ہوں۔

ڈارلنگ لنڈا رم لو گی؟

نو ہنی میں کافی پیو گی۔

"کیا یہ کوئی بین الاقوامی سازش ہے؟" عمران نے دل میں سوچا، اور اپنے جاسوسی کے حس کو پھر سے جگایا۔

اس کا خیال تھا کہ اس لنڈا نامی عورت کی باتوں کے پیچھے کچھ گہرا راز چھپا ہوا ہے، اور وہ اس راز کو بے نقاب کرنے کے لیے تیار تھا۔

اگلے چند لمحوں میں، عمران نے کھڑکی کے پردے کو دھیرے سے ہٹایا اور اس منظر کو غور سے دیکھنا شروع کیا۔

اس کا دل کہہ رہا تھا کہ یہ صرف معمولی بات نہیں تھی، بلکہ کچھ بڑا ہونے والا تھا، اور وہ اس کا حصہ بننے کے لیے تیار تھا۔

آخراس عورت نے میرے وطن کا نام پاکشیا کیوں لیا۔اور یہ چکر کیا ہے۔
اس وقت تو عمران خاموش رہا۔

آج تو موسم بھی بڑا ابیا یمان ہے۔
بارش برسنے والی ہے۔
عمران نے فوراً اپنے فون کو نکالا اور سر سلطان کا نمبر ڈائل کیا۔
"جیسے ہی فون لگا، اس نے بے تابی سے کہا،" سر، کچھ بہت عجیب ہوا ہے۔
ایک عورت انکل سرگئی کے فلیٹ میں آئی ہے، اور میں نے کچھ ایسا سنا ہے جو شاید آپ کے لیے بہت اہم ہو۔
ہاں عمران بیٹے میں سن رہا ہوں۔
وہ فون پر بات کررہی تھی، اور اس نے کہا کہ پاکشیا سے ایک قیمتی فائل چوری ہونے والی ہے۔"
سر سلطان نے فوراً سنجیدہ لہجے میں جواب دیا،" کیا؟ پاکشیا سے؟ تم نے اور کیا سنا؟"
وہ لنڈا نامی عورت اس جاسوس سے کل ملنے والی ہے۔
عمران نے بات جاری رکھی،" ہاں، اور اس کے ساتھ ایک اور جاسوس کل رات وہاں جا رہا ہے۔
مجھے نہیں معلوم یہ کس کا منصوبہ ہے، لیکن مجھے لگتا ہے کہ اس میں کچھ بڑا ہونے کو ہے۔"
سر سلطان چند لمحے خاموش رہا، پھر اس نے کہا،" عمران، تم نے بہت اہم معلومات حاصل کی ہیں۔
ہم یہ معاملہ فوراً دیکھیں گے۔ تمہیں اس عورت کے بارے میں مزید معلومات جمع کرنی ہوں گی۔ وہ کہاں رہتی ہے؟ اس کا رابطہ نمبر کیا ہے؟"
عمران کی نظریں باہر کی سڑکوں پر ٹکی ہوئی تھیں، جہاں برف باری ابھی تک جاری تھی۔
" سر، میں ابھی سے ان کی سرگرمیوں پر نظر رکھوں گا۔ آپ کو تمام تفصیلات بتاؤں گا، لیکن میں یہ یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ کچھ بہت بڑا ہونے والا ہے۔"
" ٹھیک ہے، عمران۔ احتیاط سے کام لو۔ ہم تمہاری مدد کے لیے ہیں، لیکن یہ معاملہ کسی بھی قیمت پر ناکام نہیں ہونا چاہیے۔
" سر سلطان کی آواز میں ایک عزم تھا، جو عمران کو مزید متحرک اور پرجوش کر گیا۔
فون بند ہونے کے بعد، عمران نے اپنے آپ کو تیار کیا۔ یہ کوئی معمولی بات نہیں تھی؛
وہ ایک راز کے دھاگے پر چل رہا تھا جو تلوار سے زیادہ تیز تھی، اور وہ چاہتا تھا کہ اس کے تمام سوالات کے جوابات ملیں۔

آج شام، عمران سخت بارش میں بھیگتا ہوا باہر نکلا۔ ماسکو کی گلیوں میں گہرا سناٹا تھا، لیکن بارش کی تیز بوندیں ہر طرف گرتی جا رہی تھیں،
جیسے آسمان کا غصہ زمین پر اُتر آیا ہو۔ اس کے جوتے پانی میں دھنسے جا رہے تھے،
اور وہ سرد ہوا سے کڑک رہا تھا، لیکن ایک جذبہ تھا جو اسے مزید آگے بڑھا رہا تھا۔
ویسے تو سخت سردی تھی مگر عمران پھر بھی پرسکون تھا۔
" کچھ گرم مشروب مل جائے، تو اور زیادہ سکون آئے گا"، اس نے دل میں سوچا۔
اس کے ہاتھ میں صرف ایک چھوٹا سی چھتری تھی، جو بارش کے سامنے بے کار لگ رہی تھی۔
وہ ایک ہوٹل کی تلاش میں تھا، جہاں جا کر تھوڑی دیر کے لیے خود کو گرم کر سکے اور چائے کا مزہ لے سکے۔

گلیوں میں کچھ پراسرار سی خاموشی چھائی ہوئی تھی، اور ہر طرف چمکتی ہوئی چمچماتی سفید برف اور بارش کے جھرمٹ دکھائی دے رہے تھے۔

چند لمحے بعد، عمران نے ایک چھوٹا سا ہوٹل دیکھا جو نیم روشن تھا۔ اس کی کھڑکیاں دھندلا گئی تھیں، اور اندر سے چائے کی خوشبو آ رہی تھی۔

وہ سیدھا اس ہوٹل کی طرف بڑھا، جیسے یہ جگہ اس کی تمام تھکن کو دور کرنے کا واحد ذریعہ ہو۔

ہوٹل کا دروازہ کھولا تو اندر کی گرم ہوا نے اس کا استقبال کیا۔

اس نے اندر جا کر ایک کونے میں بیٹھ کر چائے کا آرڈر دیا، اور جیسے ہی چائے کا کپ اس کے سامنے آیا، اس کی سردی اور تھکاوٹ دور ہو گئی۔

وہ چائے کی ہر گھونٹ میں سکون محسوس کر رہا تھا، اور باہر کی بارش کی ہلکی آواز اس کے کانوں میں ایک خاموشی کی طرح گونج رہی تھی۔

" کیا مزید راز چھپے ہیں اس بارش میں؟" اس نے چائے کی چسکی لیتے ہوئے سوچا، جیسے کوئی نیا سراغ ملنے والا ہو۔

عمران چائے کی چسکی لے رہا تھا کہ اچانک دروازہ کھلا اور ایک خوبصورت لڑکی اندر آئی۔

اس کا چہرہ بارش کی بوندوں سے بھیگ چکا تھا، اور اس کے سیاہ بال گیلے ہو کر اس کے کاندھوں تک پہنچ گئے تھے۔

وہ سیدھی عمران کے سامنے آ کر بیٹھ گئی، جیسے اسے پہلے سے پتہ ہو کہ وہ وہاں موجود ہے۔

مگر یہ محض ایک اتفاق تھا۔

لڑکی نے اپنی بھیگی چادر کو اپنے جسم سے ہٹاتے ہوئے عمران سے کہا، " آپ کہاں سے ہیں؟ اس بارش میں کیا کر رہے ہیں؟

"اس کی آواز میں ایک عجیب سا درد تھا، جیسے اس نے کچھ بھاری بات چھپائی ہو۔ وہ لڑکی کافی خوبصورت تھی سنہرے بال تھے اسکے۔

عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور کہا، "میں بس چائے پینے آیا تھا، بارش میں کچھ سکون تلاش کر رہا ہوں۔ آپ؟"

لڑکی نے گہری سانس لی اور پھر ایک دلکش مسکراہٹ کے ساتھ کہا،

"میں ایک یہودی نزاد لڑکی ہوں۔ مجھے نوکری کی تلاش تھی، لیکن حالات ایسے ہیں کہ میں نے راستہ تبدیل کر لیا۔

"وہ کچھ دیر خاموش رہی، جیسے اپنے اندر کے کسی گہرے راز کو عمران کے سامنے رکھنا چاہتی ہو۔

"نوکری کی تلاش؟" عمران نے دلچسپی سے پوچھا، " کیسی نوکری؟"

لیکن تم اسرائیل میں کیوں نہیں رہتی؟

لڑکی نے اپنی آنکھوں میں ایک عجیب سا خوف اور عزم دکھاتے ہوئے کہا، "میں ماسکو میں ایک نئی زندگی شروع کرنا چاہتی ہوں،

لیکن یہ راستہ اتنا آسان نہیں۔ ہر طرف ایک سرد، بے رحم ماحول ہے، اور مجھے کچھ سمجھ نہیں آ رہا کہ کہاں سے شروع کروں۔"

اس نے پھر چائے کے کپ کی طرف نظر ڈالی، جیسے اس کے اندر کی کہانی ابھی مکمل نہ ہوئی ہو۔

عمران نے اس کی باتوں میں سچائی محسوس کی۔ وہ جانتا تھا کہ اس لڑکی کے پیچھے کچھ اور بات ہو سکتی ہے،

کچھ ایسا جو وہ ابھی تک اس کے سامنے نہیں لا سکی تھی۔ اس نے چپکے سے کہا، "ہر کہانی کا آغاز مشکل ہوتا ہے، لیکن پھر وہ راستہ مل ہی جاتا ہے۔"

آپ چائے پیجئے ٹھنڈی ہو جائے گی۔

ویسے مجھے پرنس آف ڈھمپ کہتے ہیں۔

آپ سے مل کر خوشی ہوئی پرنس۔۔

میرا نام سارا ہے اسرائیل میں میرے والد کو سیاسی جیل ہوئی اور صہیونیوں نے میرے والد کو قتل کر دیا۔

میرے والد مجھے ماسکو پہلے سے ہی بھیج چکے تھے۔ لہذا اب میں اکیلی ہوں کوئی نوکری نہیں۔

لڑکی نے اسے ایک شکریہ کی مسکراہٹ دی، اور دونوں خاموشی سے اپنی چائے پینے لگے،

گویا دونوں کے دل میں ایک دوسرے کے بارے میں کئی سوالات تھے، لیکن ابھی تک وہ ایک دوسرے سے زیادہ کچھ نہ جانتے تھے۔

اوہ! اچھا افسوس ہوا میرا تعلق اسلامی جمہوریہ پاکشیا سے ہے۔
یہ سن کر وہ لڑکی کھڑی ہوگئی۔
پھڑک گئی نہ اس کی یہودی رگ۔
کیا کہا آپ نے پرنس؟
کچھ نہیں سارا آپ تشریف رکھئے۔
یہ میرا نمبر ہے۔
میں تمھارے لئے کسی اچھی جگہ پر نوکری دیکھ لوں گا۔
مگر اس کے بدلے آپ مجھ سے کیا وصول کرینگے؟
وہ معنی خیز انداز میں بولی۔
کچھ نہیں میڈیم ہم یہودی عورتوں سے بھلا کیا وصول کرینگے۔
بس آپ خوش رہا کریں اور اس سخت سردی میں نا گھوما کریں نمونیا ہو جائے گا پگلی۔
وٹ پگلی۔۔۔؟
پگلی کا مطلب ہے خوبصورت لڑکی سمجھی۔
سارا نے چائے کی پیالی رکھی اور ہوٹل سے باہر چلی گئی۔

چند دنوں بعد، وہ یہودی لڑکی جس کا نام سارہ تھا، ایک مقامی ہوٹل میں کام کرنے لگ گئی۔
اس کی زندگی میں ایک معمولی سا سکونت آ گیا تھا، اور اس نے نوکری کو اچھے طریقے سے سنبھالنا شروع کر دیا تھا۔
لیکن اس کے ذہن میں پھر بھی ایک خالی جگہ تھی، ایک سوال جو اُسے چین سے نہیں بیٹھنے دیتا تھا۔
وہ مسلسل اپنی تلاش میں تھی، کچھ ایسا جو اس کے لئے نئی راہیں کھول سکے۔
وہ سوچ رہی تھی کہ کوئی مسلمان اس قدر بھی اچھا ہو سکتا ہے؟
جو بغیر مطلب لے کسی کی مدد کریں وہ ان سوچوں میں گم تھی۔"
"ایک دن، سارہ کی ایک پرانی دوست اس کے پاس آئی۔ وہ ایک نوجوان لڑکی تھی جس کا نام لیزا تھا۔
لیزا نے اسے رازدارانہ انداز میں کہا، "سارہ، میں نے تمہارے متعلق کچھ سنا ہے۔
تمہاری نوکری تو ٹھیک چل رہی ہے، مگر سنو، ایک اہم بات ہے جو تمہیں پتہ ہونی چاہیے۔"
سارہ کی نظریں لیزا پر مرکوز ہوگئیں۔" کیا بات ہے؟" سارہ نے پوچھا، اس کی آواز میں ایک تجسس تھا۔
" تمہارا دوست، وہ جو تمہیں کہانیاں سناتا تھا، وہ جا رہا ہے پاکشیا۔
اور نہ صرف وہ جا رہا ہے، بلکہ وہ عیسائی کے روپ میں وہاں جائے گا، تمہیں پتہ ہے؟
"لیزا نے آنکھوں میں کچھ چمک جیسا تھا خاموشی کے ساتھ کہا۔
سارہ کا دل دھک سے رہ گیا۔" کیا؟ عیسائی کے روپ میں؟" اس کے دماغ میں ایک لہر دوڑ گئی۔
اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ اس کا دوست اتنی بڑی تبدیلی کے ساتھ کچھ اور کرنے جا رہا ہے۔

ہاں میں جانتی ہوں اسکا والد اسرائیلی ایجنسی میں ملازم ہے۔

"ہاں، وہ ایک خفیہ مشن پر جا رہا ہے، اور پاکشیا کے بارے میں کچھ معلومات لے کر آنا چاہتا ہے۔

تمہیں کچھ نہیں معلوم تھا؟" لیزا نے مزید کہا،

"وہ کچھ بڑا کرنے جا رہا ہے، لیکن اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ وہ عیسائی کا روپ دھارے گا۔"

لیکن تمھیں کیسے پتہ چلا؟

کیونکہ وہ میرا بوائے فرینڈ ہے اس لئے میں اسکی پل پل کی خبر رکھتی ہوں۔

سارہ نے ایک لمحے کے لئے سوچا، پھر گہری سانس لیتے ہوئے کہا، "یہ سب کچھ بہت پیچیدہ سا لگ رہا ہے۔

کیا وہ اس میں خطرے میں نہیں پڑے گا؟"

لیزا نے سر ہلایا، "یہ تو اب تمہیں خود ہی سمجھنا ہوگا، سارہ۔

وہ ایک انتہائی حساس مشن پر جا رہا ہے، اور اس کے ساتھ کچھ ہو سکتا ہے۔"

اور اگر وہ وہاں مر گیا تو؟

تو میں ایک جرمن کو بوائے فرینڈ بنا لونگی ویسے بھی بچارا میری منتیں کرتا رہتا ہے۔

سارہ نے ایک نظر باہر کی طرف ڈالی، جہاں بارش کی بوندیں کھڑکیوں پر برس رہی تھیں۔

اس کا دل بوجھل تھا، اور وہ جانتی تھی کہ اس کے دوست کی زندگی اب ایک نئے موڑ پر آ چکی تھی۔

وہ کیا کرے گی؟ کیا وہ اس کی مدد کر سکتی تھی؟ یا یہ راستہ صرف اسے خود طے کرنا تھا؟

سارہ کی نظریں پریشان تھیں اور ذہن میں بے شمار سوالات گھوم رہے تھے۔ لیزا کی باتوں نے اس کے دل میں اضطراب سا بھر دیا تھا۔

یہ معاملہ چونکہ پاکشیا سے تعلق رکھتا تھا۔

اس لئے اس نے عمران کو یاد کیا، جو اس کے لئے ایک سہارا بن چکا تھا۔

عمران ہی تھا جس نے اسے نوکری دلائی تھی، اور اس کی مدد سے ہی اس کی زندگی میں تھوڑی سی خوشی آئی تھی۔

لیکن اب جب اس نے سنا تھا کہ اس کا دوست پاکشیا جا رہا ہے، اور وہ عیسائی کے روپ میں وہاں جائے گا، وہ فوراً عمران کے پاس جانے کا فیصلہ کر چکی تھی۔

ہاں میں یہ بات ضرور عمران کو بتاوں گی۔

وہ شام کو ایک ہوٹل کے چھوٹے سے کونے میں بیٹھے ہوئے عمران کے سامنے بہترین فیشن ایبل سوٹ پہن کر آئی۔

اس کی آنکھوں میں کچھ الجھن اور کچھ تشویش تھی، جیسے اس نے کوئی بھاری بات کہنی ہو۔

"عمران، مجھے آپ سے کچھ ضروری بات کرنی ہے"،

سارہ نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

عمران نے اس کی طرف متوجہ ہو کر کہا، "کیسی بات سارہ؟ کچھ پریشانی ہے؟"

سارہ نے ایک لمبی سانس لی اور پھر کہا، "وہ لڑکی، لیزا، جس نے مجھے بتایا تھا، وہ میری سہیلی ہے اس نے کہا کہ میرا ایک دوست پاکشیا جا رہا ہے۔

اور وہ عیسائی کے روپ میں جا رہا ہے۔

مس سارا کیا وہ شخص عیسائی ہے؟

نہیں عمران وہ یہودی باپ کا بیٹا ہے۔

اسکا باپ اسرائیل میں اہم عہدے پر کام کرتا ہے۔

مجھے نہیں پتہ تھا کہ تمہارے حلقے میں ایسے لوگ بھی ہیں، جو اتنے حساس مشنوں پر کام کر رہے ہیں۔"
عمران نے سارہ کی باتوں پر گہری نظر ڈالی۔ اس کے چہرے پر چند لمحے کے لئے کچھ سرد سا تاثر آیا، پھر اس نے کہا، "سارہ، وہ دوست تمھارا نہیں، تو ان کاموں سے تم دور رہو کیونکہ اسرائیلی ایجنسی تمھیں کبھی بھی قتل کر سکتی ہے۔
میں بس تمہیں بتا سکتا ہوں کہ ایسے معاملات پیچیدہ ہوتے ہیں۔ تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"
"لیکن عمران، تم نے مجھے نوکری دلائی، اور تم میرے لیے ایک ہمدرد دوست کی طرح ہو۔
مجھے فکر ہو رہی ہے۔ تمہیں کچھ نہیں ہوگا نا؟" سارہ نے گہری تشویش کے ساتھ پوچھا۔
ارے پگلی میں ماسکو میں ہوں اور لیزا کا بوائے فرینڈ پاکشیا جا رہا ہے۔
پاکشیا والے اسے خود ہی دیکھ لینگے۔
عمران نے اس کی آنکھوں میں دیکھا اور پھر مسکرا کر کہا، "تمہاری فکر سمجھ سکتا ہوں، سارہ۔ مگر اس کی زندگی کے فیصلے اس کے ہیں۔
ہم بس اپنے حصے کا کام کرتے ہیں۔"
واقعی عمران آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔
مگر میرے دل کا بوجھ تو ہلکا ہو گیا ہے۔
سارہ کو اس کی باتوں میں تسلی مل گئی، مگر اس کے دل میں یہ سوال اب بھی تھا کہ کیا وہ واقعی اپنی تقدیر سے بچ پائے گا؟
عمران کی آنکھوں میں ایک عزم تھا، جیسے وہ جانتا تھا کہ اس دنیا میں کچھ باتیں ایسی ہوتی ہیں جنہیں صرف وقت ہی بتاتا ہے۔
"جو ہوگا، وہ دیکھیں گے۔ بس تم اپنی زندگی پر دھیان دو، سارہ۔" عمران نے اُسے تسلی دینے کے لیے کہا۔
سارہ نے سر ہلا کر کہا، "شکریہ، عمران۔" لیکن اس کے دل میں کچھ خاموش سوالات اب بھی باقی تھے۔
کیا کوئی انسان اس قدر مخلص بھی ہو سکتا ہے؟
ہاں مس سارا مسلمان ایسے ہی ہوتے ہیں۔
کیا میں مسلمان ہو سکتی ہوں۔؟
مگر تم تو یہودی ہو کوئی تمھیں قتل نا کر دیں۔
نہیں میرا کوئی نہیں ماسکو میں اور جو جاننے والے ہیں اس سے سات سمندر دور ہوں۔
میں سچے دل سے اسلام قبول کرنا چاہتی ہوں۔
اس غلاظت سے نکلنا چاہتی ہوں۔
ٹھیک ہے سارا ماسکو میں ایک مسجد ہے کل وہاں چلتے ہیں۔
اور پھر مٹھائی کی دوکان پر کیونکہ مسلمان ہونے کی خوشی میں سب کو مٹھائی کھلاونگی۔
اچھا ٹھیک ہے۔

؟ یہودی لڑکا لیزا سے بات کرتے ہوئے ایک اہم کام کے بارے میں بات کرتا ہے۔
وہ اسے بتاتا ہے کہ وہ کل شام کو پاکشیا جا رہا ہے، جو ایک شہر یا مقام ہو سکتا ہے ابھی تمھیں نہیں بتا سکتا۔
جہاں میں اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لیے جا رہا ہوں

ٹھیک ہے ڈارلنگ پاکشا پہنچ کر مجھے میل کر دینا۔

اچھا اچھا کر دوں گا وہاں میرا ایک خاص ٹاسک ہے، یعنی میں وہاں سے ایک ضروری فائل یا دستاویز لے کر آوں گا۔

یعنی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ تم ایک کاروباری یا پیشہ ورانہ مقصد کے تحت جا رہے ہو، اور یہ ٹاسک تمھارے لئے بہت اہم ہے۔

ہاں میری جان ایسا ہی ہے۔"

"پھر وہ لیزا کو یقین دلاتا ہے کہ وہ اس سفر پر ناراض نہ ہو، کیونکہ وہ اس کی خیریت اور ضرورتوں کا بہت خیال رکھتا ہے۔

وہ اس بات کو مزید نرم کرنے کے لیے یہ وعدہ کرتا ہے کہ وہ وہاں سے لیزا کے لیے ایک تحفہ لے کر آئے گا۔

اس کا مقصد لیزا کو خوش کرنا اور اس کی ناراضی کو دور کرنا تھا۔

اس طرح، وہ اپنے سفر کی وضاحت دینے کے ساتھ ساتھ لیزا کو یہ بھی بتانا چاہتا ہے کہ اس کی محبت اور وفاداری میں کوئی کمی نہیں آئی ہے۔

دیکھو لیزا میری اپنی ذاتی اور پیشہ ورانہ زندگی کے درمیان توازن قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں،

اور لیزا تمھاری محبت اور حمایت کی اہمیت میرے لیے بہت زیادہ ہے۔

عمران جو کہ اس ریسٹورنٹ میں موجود تھا، اس بات کو سن رہا تھا اور وہ ان دونوں کی گفتگو پر توجہ دے رہا تھا۔

یہ منظر اس کے لیے کافی حیران کن اور دلچسپ تھا، کیونکہ وہ ان کی باتوں کو سن کر ان کے تعلقات اور منصوبوں کے بارے میں جان رہا تھا۔

عمران کے ذہن میں مختلف سوالات آ رہے تھے، جیسے کہ یہ شخص جو لیزا کے ساتھ بات کر رہا ہے، وہ کون ہے؟ اور اس کا سارا کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

عمران سارا کو کچھ زیادہ نہیں بتا رہا تھا۔ کیونکہ اسے خدشہ تھا کہ لیزا سارا کی معلومات کا استعمال اس کے ہمراہی کے خلاف نہ کرے،

یا پھر وہ اپنی ذاتی حکمت عملیوں کے لیے اس گفتگو کو توڑ مروڑ کر سارا کو نہ بتا دے۔

اس لئے عمران نے خود کو پوشیدہ رکھا۔

دوسرے دن عمران بلیک زیرو کو فون کرتا ہے اور اس سے ایک خاص کام کرنے کے لیے کہتا ہے۔

وہ بلیک زیرو کو ہدایت دیتا ہے کہ وہ ایک بلٹ پروف گاڑی کا انتظام کرے،

جو ایک محفوظ اور مضبوط گاڑی ہوتی ہے جو گولیوں یا کسی اور حملے سے محفوظ ہو۔

اس کے ساتھ ہی وہ دو یا تین کارندوں) یعنی اپنے معاون یا سپاہیوں(کی ضرورت کا بتاتا ہے تاکہ وہ کل ایک اہم مہم شروع کر سکے۔

باس یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ آپکا کا منصوبہ ایک سنجیدہ اور ممکنہ طور پر خطرناک نوعیت کا ہے،

جس کے لیے آپکو خصوصی تحفظ کی ضرورت ہے۔

میں کل دوپہر تک بلٹ پروف گاڑی اور اضافی مدد آپکو فراہم کر دونگا۔

اور میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ یہ اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ آپ کسی اہم یا حساس آپریشن کی تیاری کر رہے ہے،

جو کسی بڑی کارروائی یا مشن کا حصہ ہو سکتا ہے۔

انکل سرگئی حسب معمول ایک نئی عورت کیساتھ جھوم جھوم کے گھر کے اندر جا رہے تھے۔

کیوں انکل مرگئی آج نئی خاتون۔؟

اب یہ کون ہے؟

پہلی بات یہ کہ مائی نام از سرگئی مائنڈ اٹ۔
دوسری بات یہ کہ یہ میری چچا کی بیٹی ہے۔
اوہ! اچھا بد سے بدنام برا۔
کبھی ماما کی بیٹی،
کبھی چچا کی بیٹی۔؟
انکل سرگئی دنیا جہاں کی ساری عورتیں آپکی رشتہ دار ہیں کیا۔؟
عمران ہاتھ نچا نچا کر انکل سرگئی کو بتانے لگے۔
دیکھو برخوردار اس مہینے میں تم سے ڈبل کرایہ لوں گا۔
کیونکہ تم مجھ پر نظر رکھتے ہو۔
اٹ از مائی لائف، مائی پرائیویٹ لائف۔"
انکل سرگئی میں ابھی کام سے جا رہا ہوں گھر لیٹ آوں گا۔
تب تک تم پھوپھی کی بیٹی کو بھی بلا لو۔
عمران نے اس شام کو اپنے آپریشن کو آخری مرحلے میں پہنچانے کی ٹھانی ہوئی تھی۔
وہ ایک خطرناک اور اہم مشن پر تھا، اور اس کے لیے اس نے پستول اپنے کوٹ میں چھپا لیا تھا تاکہ اگر صورتحال قابو سے باہر ہو جائے تو وہ خود کو بچا سکے۔
اس کا مقصد جاسوس کا پیچھا کرنا تھا، جس کے بارے میں اسے اطلاع ملی تھی کہ وہ ایک خاص فائل کے بارے میں کچھ اہم معلومات لے کر پاکشیا جا رہا تھا۔
اس جاسوس کا پاکشیا جانا ٹھیک نا تھا۔"
گھر سے نکل کر عمران نے احتیاط سے جاسوس کی نگرانی شروع کی۔
وہ اس کی ہر حرکت پر نظر رکھے ہوئے تھا، اور جب اس نے دیکھا کہ جاسوس ایئرپورٹ کی جانب روانہ ہونے کے لیے تیار ہو رہا ہے،
تو عمران نے فوراً اس کے پیچھے چلنا شروع کر دیا۔ ایئرپورٹ کی سمت میں جاسوس کا سفر ایک اشارہ تھا کہ وہ اسی اہم کام کے لیے پاکشیا جا رہا ہے،
اور عمران کا خیال تھا کہ اس کا مقصد کسی بڑی کارروائی کا حصہ ہو سکتا ہے۔
اور اگر اس فتنہ انگیز یہودی کو وہ فائل مل گئی تو یہ قومی سلامتی کے لئے ٹھیک نہیں ہوگا۔"
عمران کے ذہن میں یہی سوال تھا کہ یہ فائل کس مقصد کے لیے لے جائی جا رہی تھی اور اس میں کیا راز چھپے ہوئے تھے۔
جلد ہی سر سلطان کا فون آتا ہے۔
کہ وہ فائل ایک دفاعی معاہدے کی ہے جو حال ہی میں شوگران کے ساتھ طے پایا ہے۔
عمران بلٹ فروف گاڑی میں موجود تھا۔
جیسے ہی جاسوس ایک سنسان سڑک پر پہنچا، عمران نے محسوس کیا کہ یہی وہ موقع ہے جس کا وہ انتظار کر رہا تھا۔
اس نے گاڑی کی رفتار تیز کی اور جاسوس کی گاڑی کے قریب آ گیا۔
سڑک پر کوئی اور گاڑی نہیں تھی، اور یہ لمحہ عمران کے لیے بہترین تھا تاکہ وہ اپنی گرفتاری کی کارروائی انجام دے سکے۔
عمران نے فوراً اپنی گاڑی روک دی، اور بغیر کسی ہچکچاہٹ کے، وہ سیدھا جاسوس کی گاڑی کے قریب پہنچا۔
اس نے جاسوس کو دروازے سے پکڑ کر باہر کھینچ لیا اور اسے اپنی گاڑی میں دھکیل دیا۔
جاسوس نے شروع میں مزاحمت کرنے کی کوشش کی، مگر عمران کی طاقتور گرفت نے اسے بے بس کر دیا۔

وہ جانتا تھا کہ اس وقت اس کا مقابلہ کرنا خودکشی کے مترادف ہوگا، لہٰذا اس نے اپنے آپ کو خاموشی سے عمران کے ہاتھوں میں دے دیا۔

عمران نے جاسوس کو اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اس کی آنکھوں میں گھومتے ہوئے غصے اور تیز نظریں ڈالیں۔

اس نے ایک سنجیدہ اور دھمکی آمیز لہجے میں کہا، "تمہارے پاس جو معلومات ہیں، وہ میرے لیے بہت اہم ہیں۔

تم فوراً بتاؤ کہ پاکشیا میں کس فائل کے لیے جا رہے تھے۔"

یہ میں نہیں بتا سکتا ورنہ ایجنسی والے مجھے مار دینگے۔

تو مار دے ویسے بھی ایک یہودی زندہ رہ کر کونسا ثواب کمالیگا۔"

جاسوس نے ابتدا میں کچھ دیر خاموش رہنے کی کوشش کی،

مگر عمران کی دباؤ ڈالتی نظریں اور اس کے سر پر تھانی پستول کی موجودگی نے اس کا دم اور حوصلہ توڑ دیا تھا۔"

"وہ جان چکا تھا کہ عمران سے چھپنا اب ممکن نہیں۔ اس نے آخر کار سچ بولنے کا فیصلہ کیا۔

کیونکہ وہ تشدد برداشت نہیں کر سکتا تھا۔"

دیکھو ڈیوڈ تم ایک بزدل یہودی ہو۔ جو مظلوم عورتوں اور بچوں پر تو تشدد کرتے ہیں مگر خود ایک تھپڑ تک برداشت نہیں کر سکتے۔"

رک جاو، رک جاو بتاتا ہوں۔"

"وہ فائل اہم دستاویزات پر مشتمل ہے جو ایک بین الاقوامی تجارتی معاہدے سے متعلق ہیں۔"

جاسوس نے ہچکچاتے ہوئے بتایا، "اس میں کچھ حساس معلومات ہیں جو اگر کسی کو مل گئیں،

تو اس سے بڑی سیاسی اور اقتصادی اور قومی سلامتی کے مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔"

عمران کی آنکھوں میں ایک چمک ابھر آئی۔

وہ جانتا تھا کہ یہ معلومات بہت قیمتی ہیں اور اس کی موجودہ منصوبہ بندی کے لیے انتہائی ضروری ہیں۔

اس نے جاسوس سے مزید سوالات کیے، جس پر وہ تمام تفصیلات بتاتا گیا۔

اس فائل میں ایسی معلومات تھیں جو ایک مخصوص حکومتی شخصیت کے بارے میں تھیں، اور وہ فائل ایک بڑے اسکینڈل کو بے نقاب کر سکتی تھی۔

جب عمران کو وہ تمام معلومات مل گئیں جو وہ چاہتا تھا، اس نے جاسوس کو مزید تکلیف پہنچانے کی ضرورت محسوس نہیں کی۔

وہ جان چکا تھا کہ اس کے ہاتھ میں وہ راز ہیں جو اس کے اگلے قدم کے لیے معاون ثابت ہوں گے۔

اس نے جاسوس کو دھکیل کر گاڑی سے باہر نکال دیا اور اسے سخت ہدایت دی کہ وہ اس بات کا پتا کسی کو نہ دے۔

ورنہ کسٹڈی میں ہی مارے جاؤ گے۔

بلکہ تمھاری اپنی ایجنسی تمھیں مروا دے گی۔

لہذا اچھے آرام سے بیٹھو۔

عمران نے اپنی گاڑی کی رفتار تیز کی اور فوراً اس جگہ سے نکل آیا۔

اس کا ذہن ابھی بھی اس فائل کی اہمیت اور اس میں چھپی معلومات پر مرکوز تھا، جو کہ اب اس کے لیے ایک نیا راستہ کھول سکتی تھیں۔

اس نے فیصلہ کیا کہ اگلا قدم بہت احتیاط سے اٹھانا ہوگا تاکہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکے۔

یہ ساری کارروائی عمران کے ذہن کی حکمت عملی، چالاکی، اور فیصلہ سازی کی عکاسی کرتی تھی۔

اس کے اقدامات نے یہ ثابت کر دیا کہ وہ کسی بھی قیمت پر اپنی منزل تک پہنچنے کے لیے تیار ہے۔

عمران نے جاسوس سے تمام ضروری معلومات حاصل کرنے کے بعد،
اسے مزید کسی قسم کے خطرے سے بچانے کے لیے ماسکو میں پہلے سے موجود سیکرٹ سروس کے خفیہ اپنے جاسوسوں کے حوالے کر دیا۔
اس نے اپنے نیٹ ورک کے لوگوں کو اس پر نظر رکھنے اور اسے مکمل طور پر قابو میں رکھنے کی ہدایت دی۔
جاسوس کو گرفت میں لینے کے بعد، عمران کا اگلا مقصد پاکشیا روانہ ہونا تھا کیونکہ وہاں وہ اپنے اہم مشن کو آگے بڑھانا چاہتا تھا۔
عمران نے فوراً اپنی گاڑی کا رخ ایئرپورٹ کی طرف کیا۔
اس کے ذہن میں ایک واضح منصوبہ تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس سفر میں کامیاب ہونے کے لیے اسے بے حد احتیاط برتنی ہوگی۔
اس دوران، اس نے جاسوسوں کو حکم دے دیا گیا تھا کہ وہ گرفتار کیے گئے شخص کی نگرانی کریں اور کسی بھی غیر متوقع صورتحال سے نمٹنے کے لیے تیار رہیں۔
دوسری طرف، سارا ہی، جو اس کے قریبی لوگوں میں شامل تھی، جو اب مسلمان بھی ہو چکی تھی۔
"اس کے ساتھ ایئرپورٹ تک پہنچی۔ سارا عمران کی سب سے بڑی معاون تھی اور وہ جانتی تھی کہ عمران کا یہ سفر انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔
وہ عمران کو ایئرپورٹ پر چھوڑنے آئی تاکہ وہ اپنا سفر شروع کرے اور اس کے مشن میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔
سارا کی موجودگی عمران کے لیے ایک تسلی کا باعث تھی، کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اس کے پیچھے ایک وفادار اور سمجھدار لڑکی ہے جو ہر حال میں اس کے ساتھ ہے۔
ایئرپورٹ پر پہنچ کر عمران نے سارا سے آخری بار بات کی، اور اسے یقین دلایا کہ وہ جلد واپس ماسکو آئے گا۔
سارا نے بھی عمران کو حوصلہ دیا اور اسے کامیاب ہونے کی دعا دی۔
عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور اپنی منزل کی طرف روانہ ہو گیا، اس امید کے ساتھ کہ وہ پاکشیا پہنچ کر اپنی مہم کو کامیابی سے مکمل کرے گا۔
جاتے وقت عمران نے سارا کو ففٹی تاوزنڈ ڈالر کا چیک بھی گفٹ میں دیا۔"
سارا کے جانے کے بعد، عمران نے اپنے مشن کے اگلے مرحلے کی تیاری کی۔
وہ جانتا تھا کہ پاکشیا میں جو فائل وہ لے کر جا رہا تھا، اس میں اور بھی بڑے راز چھپے ہوئے تھے، اور اس کی کامیابی ان رازوں کو بے نقاب کرنے میں تھی۔
مگر اسے سب سے زیادہ خوشی فیاض سے ملنے کی بھی ہو رہی تھی۔

ختم شد